زیارت جامعہ پر ایک نظر

.

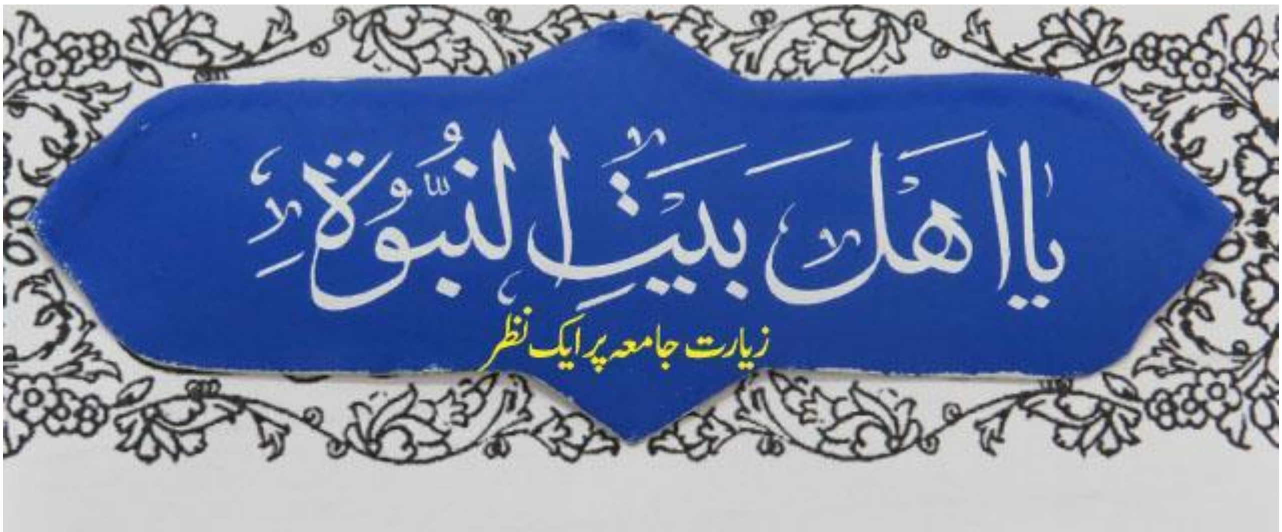

تمہید

تحریر: محمد عباس مسعود

زیارت یعنی عاشق کی دیار معشوق میں حاضری، چاہنے والے کا اپنے محبوب سے چاہت کا اظہار ،ایک دین دار کا اپنے پیشوا کے آگے تسلیم ہونا ،ایک مرید کا اپنے مراد سے وفاداری کا اعلان ہے۔ زیارت امتحان کے ترازو میں اپنے آپ کو تولنے کا نام ہے اور ایسا اشتیاق بھرا سفر ہے جو دل سے شروع ہوتا ہے، دل ہی کے راستے سے طے کیا جاتا ہے اور منزل دل پر جا کر تمام ہوتا ہے جہاں مسافر اپنا بار سفر اتار دیتا ہے۔

زیارت انسان کا فطری تقاضہ ہے اس لئے کہ انسان کی فطرت یہ ہے کہ جہاں کہیں کمال ہو حُسن ہو زیبائی ہو اس کا دل اس کمال و زیبائی کی جانب مائل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں صاحب

کمال کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہے تاریخ ساز شخصیات، صاحبان ہنر، مصلح افراد، اور ادباء و شعراء اور علمائے دین کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے اگر وہ بقید حیات ہیں تو انہیں نشان لیاقت اور ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے اگر دنیا سے گزر گئے تو ان کی یاد منائی جاتی ہے ان کیلئے سیمینار رکھے جاتے ہیں یا میوزیم بنا کر ان شخصیات کے علمی ادبی اور ہنری آثار کو زندہ کیا جاتا ہے اظہار عقیدت کے انداز بدلتے رہتے ہیں مگر حسن و کمال سے یہ عشق کبھی نہیں بدلتا اگر ہم کمال مطلق کی عبادت کرتے ہیں تو وہ بھی ہماری کمال دوستی کا نتیجہ ہے یہاں تک کہ بت پرست جو لکڑی یا پتھر کو پوجتے تھے انہیں وہ صاحب کمال تصور کرتے تھے اگرچہ ان کا یہ تصور ایک غلط تصور تھا۔

صاحبان کمال کی عزت اور ان کے احترام کا ایک طریقہ یہی زیارت ہے زیارت ان کی معنوی حیات کو باقی رکھتی ہے جہاں یہ زیارت آنے والی نسل کو گذشتہ نسل سے جوڑتی ہے وہیں پر ان سے اور ان کے کمالات سے روحانی رشتہ بھی برقرار کرتی ہے۔ بھلا انبیاء کرام ائمہ معصومین اور اولیاء سے بڑھ کر صاحب کمال کون ہوگا ؟ یہ اللہ کی برگزیدہ شخصیات ہیں آج ہزاروں سال کے بعد بھی انکی یاد مومنین کے دلوں میں زندہ ہے اللہ نے ان کی یاد مومنین کے دلوں میں زندہ رکھی اور ان کے آثار کو باقی رکھا ان کے آثار کی حفاظت اور انکے احترام کو عین تقوی قرار دیا اور ان بزرگواروں کی زیارت کو دینی فریضہ قرار دیتے ہوئے اس کے لئے بہت زیادہ اجر و ثواب رکھا۔ اس کے علاوہ زیارت کے بے شمار انفرادی اور اجتماعی فوائد بھی ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا خاص طور سے اہلبیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب کا ذکر اور ان کی مصیبت میں اظہار غم جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان کا ذکر انسان کو اللہ سے قریب کرتا ہے اور اہلبیتؑ سے وابستگی قرآنی تعلیمات اور سنت معصومینؑ سے استفادہ کا باعث بنتی ہے اور بندگان خدا کا خلیفہ خدا سے رشتہ اٹوٹ رہتا ہے۔

معنی و مفہوم زیارت

زیارت کا ریشہ زور ہے جس کے معنی کسی سے عدول کرنے کے ہیں جھوٹ کو اس لئے زور کہا جاتا

ہے کیونکہ وہ حق سے منحرف ہے احمد بن فارس کہتے ہیں زائر کو اس لئے زائر کہتے ہیں کہ جب وہ تمہاری زیارت کیلئے آتا ہے تو دوسروں سے منہ پھیر لیتا ہے اسی لئے بعض لغویوں نے زیارت کے معنی قصد اور توجہ کے کئے ہیں فیومی کہتے ہیں کہ زیارت کا عام مفہوم یہ ہے کہ انسان احترام اور اظہار عقیدت کے جذبہ کے ساتھ کسی کی جانب متوجہ ہو اور اس سے انسیت پیدا کرے۔اور بعض نے کہا کہ اولیا اور بزرگوں سے ملاقات کو زیارت کہتے ہیں اس اعتبار سے زیارت میں ایک روحانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے انسان عالم طبیعت میں ہونے کے باوجود مادیت سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو عالم روحانیت سے جوڑ لیتا ہے۔یہ کلمہ قرآن میں بھی اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

زیارت کی سب سے اہم شرط

انبیاء و معصومین اور اولیاء وآل پیغمبر ﷺ کی زیارت کی سب سے اہم شرط معرفت ہے اور روایات زیارت میں اس نکتہ پر بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے چنانچہ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کے سلسلہ میں روایت ہے کہ " من زارھا معرفۃ بحقھا وجبت لہ الجنتہ "جو حضرت معصومہؑ کی زیارت حق معرفت کے ساتھ انجام دے اس پر جنت واجب ہے سوال یہ ہے کہ حق معرفت کسے کہتے ہیں؟ظاہر ہے حق معرفت یعنی زائر کو حق امام کی معرفت ہو اور حق امام کیا؟اس سلسلہ میں موجود روایات کی روشنی میں امام کا حق یہ ہے کہ زائر امام کو مفترض الطاعۃ یعنی امام کی اطاعت کو اواجب جانے۔نہج البلاغہ خطبہ نمبر 34 میں امام علی علیہ السلام امام اور رعیت کے حقوق کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اِمَّا حَقِّی عَلَیْکُم فَالْوَفَاءُ بِالْبَیْعَةِ وَالنَّصِیحَةُ فِی الْمَشْهَدِ وَالْمَغِیبِ وَالْاِجَابَةُ حِینَ اَدْعُوکُمْ وَالطَّاعَةُ حِینَ آمُرُکُم

میرا تم پر یہ حق ہے کہ بیعت کی ذمہ داریوں کو پورا کرو اور سامنے اور پس پشت خیر خواہی کرو جب میں بلاؤں تو میری صدا پر لبیک کہو اور جب کوئی حکم دوں تو اس کی تعمیل کرو۔

اس لئے زائر کی ساری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ امام کے فرمان کو بجالائے اور جو امام کے اس حق کی رعایت کے ساتھ زیارت کرتے ہیں ان کے بارے میں کتاب کامل الزیارات کے باب نمبر 101

ایک میں روایت ہے کہ فمن زارہ (رضا علیہ السلام) مسلما لامرہ، عارفا بحقہ کان عند اللہ کشہداء البدر

جو امام رضا علیہ السلام کی اس حالت میں کرے کہ آپ کے اوامر کے آگے تسلیم ہو اور آپ کے مقام و مرتبہ کو پہچانتا ہو تو ایسا زائر اللہ کے نزدیک شہداء بدر کا درجہ رکھتا ہے۔

ہاں اگر زائر حق کے آگے تسلیم ہو تو یقینا اس کا مقام زائرین کے اعلی ترین درجہ میں ہوگا جہاں اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ ایسا پاک و پاکیزہ ہو جائے گا جیسے ایک نو مولود گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ زائر زیارت جامعہ میں بارگاہ رب العزت میں دست دعا بلند کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے:

اَسْاَلُکَ اَنْ تُدْخِلَنِی فِی جُمْلَۃِ العَارِفِینَ بِہِمْ۔۔۔۔

تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں شمار فرما جو اہل بیت (علیہم السلام) کی معرفت رکھنے والے ان کے حق کے جاننے والے اور ان کے گروہ میں شامل ہونے والے اور ان کے شفاعت پانے والے ہیں کہ تو ارحم الراحمین ہے۔

خداوندا محمدؐ اور ان کی آل پاکؑ پر درود بھیج اور بے پناہ سلام ان پر نچھاور فرما حسبنا اللہ و نعم الوکیل خدا ہمارے لیے بس ہے اور وہی بہترین وکیل ہے۔

زیارت نامہ ماثور و غیر ماثور

زیارت نامے دو طرح کے ہیں ایک زیارت ماثورہ اور دوسرے زیارت غیر ماثورہ۔اگر زائر مزور کے کمالات کو اپنی زبان سے بیان کرے اور جس کی زیارت کر رہا ہے اس سے اپنی محبت کا اظہار اور اس کے دشمنوں سے اظہار بیزارگی کرے تو اس قسم کی زیارت کو زیارت غیر ماثورہ کہتے ہیں اور اگر یہ اظہار عقیدت امام معصومؑ کی زبانی ہو تو ایسے زیارت نامے تولی و تبری کے اظہار کے علاوہ امام معصومؑ کی شناخت کا سبب بنتے ہیں اور زائر کو مزور کی آگاہی نصیب ہوتی ہے اس لئے کہ "الکلام صفۃ المتکلم" ہر کلام اس کے متکلم کے علم و آگاہی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔زیارت اگر کلاس درس ہے تو یہ زیارت نامے

اس کلاس کا نصاب ہیں ائمہ علیہم السلام نے ان زیارت ناموں میں توحید اور صفات الٰہی، نبوت اور پیامبر شناسی، امامت و ولایت اور ماموم کی خصوصیات، تاریخ ائمہ اور انکی مظلومیت وغیرہ کو بیان کیا ہے۔

ماثورہ زیارتنامے بھی دو طرح کے ہیں :

1۔اختصاصی زیارتنامے :
کسی ایک امام سے مخصوص زیارت جس میں زائر کسی ایک نورانی شخصیت کے بارے اظہار ارادت کرتا ہے جیسے یہ زیارت نامے :
" "السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علیک یا محمد بن عبداللہ" ، "السلام علیک یاممتحنۃ امتحنکِ الذی خلقکِ قبل اِن یخلقکِ وکنتِ لماامتحنکِ بہ صابرۃً" السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ و برکاتہ، السلام علیک یا محمد بن عبداللہ] السلام علیک یاممتح

2۔ عمومی زیارت نامے
ایسے زیارتنامے جس کا مضمون عام ہو جسے ہر امام کی زیارت کے موقع پر پڑھا جاسکتا ہو جیسے زیارت امین اللہ، زیارت مخصوص ماہ رجب، زیارت جامعہ صغیرہ، زیارت جامعہ کبیرہ وغیرہ

زیارات جامعہ
ماثورہ زیارتناموں میں کئی زیاتیں "زیارت جامعہ "کے عنوان سے مشہور ہیں ان زیارتناموں کو اس لئے جامعہ کہا گیا کہ یہ متن اور زمان و مکان کے لحاظ سے عمومیت رکھتے ہیں یعنی جب دل چاہے دور یا نزدیک سے انہیں تمام ائمہ کیلئے پڑھا جاسکتا ہے اس خصوصیت کے حامل زیارتناموں کی اچھی خاصی تعداد ہے جسے ادعیہ و زیارات کے مولفین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے چنانچہ ابن بابویہ

قمی نے ۲ سید محسن امین نے ۴ محدث قمی نے 5 اور مولی محمد باقر مجلسی نے بحار میں " باب الزیارات الجامعہ " میں ائمہ علیہم السلام کی تعداد کے برابر 12 عدد زیارتیں نقل کی ہیں اس کے بعد علامہ مجلسی لکھتے ہیں: اس کے علاوہ اور بھی زیارتنامے ہیں جسے موثق نہ ہونے کی وجہ سے یا تکراری مضامین کی وجہ سے نقل نہیں کیا گیا بہتر ہوتا یہیں پر ان زیارتناموں کی مختصر معرفی بھی کی جاتی لیکن اس مقالہ میں اس مضمون کی اتنی گنجائش نہیں ہے۔انھی معتبر زیارت ناموں میں ایک زیارت ،زیارت جامعہ کبیرہ ہے جو اس مقالہ کا عنوان بھی ہے لہٰذا اس کی اجمالی تفسیر بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

امام ہادیؑ اور زیارت جامعہ کبیرہ

امامت کے دسویں آفتاب، ہمارے مولا، ولی و سرپرست حضرت امام ابوالحسن علی النقی علیہ السلام نے ہم شیعوں پر یہ احسان عظیم فرمایا کہ "زیارت جامعہ " کی شکل میں معرفت امام کا لامحدود اور بیش قیمت خزانہ ہمیں عطا فرمایا۔ امام علیہ السلام نے اپنے ایک دوست کی درخواست پر یہ زیارت انہیں تعلیم دی تاکہ وہ اس طرح ائمہ کی زیارت کریں چنانچہ موسٰی بن نخعی کا بیان ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے درخواست کی کہ اے فرزند رسولؐ آپ مجھے ایک بلیغ اور کامل زیارت تعلیم فرمایئے جس سے میں ہر امام کی زیارت کرسکوں؟ امامؑ نے فرمایا: جب حرم پہونچو تو ٹھہر و اور شہادتین یعنی:

اشھد انّ لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد وانّ محمداعبدہ ورسولہ کہو اور ہاں باغسل رہو جب حرم میں داخل ہو اور ضریح پر نگاہ پڑے تو ٹھہرو اور تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو چند قدم بڑے اطمینان اور وقار کے ساتھ آہستہ آگے بڑھو اور ٹھہر کر پھر تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور جب ضریح کے نزدیک پہونچو تو چالیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تاکہ سو تکبیریں مکمل ہوجائیں پھر اس طرح زیارت کرو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ۔۔۔۔

محدث قمیؒ اس روایت کے ذیل میں فرماتے ہیں شاید اس تکبیر کی وجہ وہی ہو جسے مجلسی اولؒ نے لکھا ہے کہ اکثر طبیعتیں غلو کی طرف مائل رہتی ہیں ایسا نہ ہو کہ زیارت کے لفظوں سے غلو میں پڑ جائیں یا خدا کی یاد سے غافل ہو جائیں۔

سند زیارت جامعہ کبیرہ

علماء نے متن و سند کے لحاظ سے اس زیارت کو بہترین زیارت شمار کیا ہے جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ متوفی 381 ہجری اپنی کتاب من لایحضرہ الفقیہ اور عیون اخبار الرضا میں اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ متوفی 460 ہجری نے اپنی کتاب تہذیب الاحکام میں اس زیارت کو نقل فرمایا ہے۔علامہ مجلسی نے فرمایا ہے کہ زیارت جامعہ سند کے اعتبار سے صحیح ترین سند اور عبارت فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بہترین زیارت ہے آیۃ اللہ آقا نجفی قوچانی اصفہانی فرماتے ہیں اس روایت کے رجال ثقہ ہیں سوائے موسی کہ جو توثیق صریح نہیں رکھتے لیکن شیخ صدوقؒ نے اس زیارت پر صحت کا حکم لگایا ہے اور شیخ دوسروں کے مقابل رجال سے زیادہ واقف ہیں۔علامہ مجلسیؒ کے والد مجلسی اولؒ فرماتے ہیں: حضرت امیر المومنینؑ کے حرم میں ایک مرتبہ امام زمانہ سلام اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ میں بلند آواز میں زیارت جامعہ پڑھ رہا تھا زیارت کے اختتام پر حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کیا عمدہ زیارت ہے مجلسی اولؒ فرماتے ہیں میں یہ زیارت اکثر پڑھا کرتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ زیارت امام علی نقی علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے اور امام زمانہ ارواحنا لہ الفداء کے بقول یہ زیارت متن کے اعتبار سے بہترین اور کامل ترین زیارت ہے۔اگر زیارت جامعہ کی سند معتبر نہ ہوتی جب کہ ایسا نہیں ہے تب بھی اس زیارت میں موجود کلام کی لطافت، مضمون کی بلندی، علم و معرفت کی گہرائی زیارت جامعہ کے صحیح السند ہونے کی دلیل ہے اور ائمہ علیہم السلام کے ربانی علم پر گواہ ہے۔

سیرت علماء میں زیارت جامعہ کی اہمیت

حاجی نوری مرحوم لکھتے ہیں کہ سید احمد دشتی کو سفر حج کے دوران امام زمانہؑ کی زیارت نصیب ہوئی

امامؑ نے نماز شب زیارت عاشورااور زیارت جامعہ پڑھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نافلہ کیوں نہیں پڑھتے، نافلہ نافلہ نافلہ تم زیارت عاشورہ کیوں نہیں پڑھتے عاشورہ عاشورہ عاشورہ اور زیارت جامعہ کیوں نہیں پڑھتے جامعہ جامعہ جامعہ اسی بناپر ہمیشہ سے علماء کرام اور مومنین عبادت گزار ہمیشہ نوافل میں زیارت جامعہ کا خاص اہتمام کرتے رہے اور ہر روز اسے پابندی سے پڑھا کرتے تھے اور آج بھی پڑھتے ہیں اگر شیعہ علماء کے شرح حال اور تذکروں پر نظر ڈالی جائے تو تمام عظیم المرتبت شخصیات کی کامیابی کا راز یہی ہے کہ وہ اللہ کی عبادت اور محبت اہل بیت سے کبھی بھی غافل نہیں رہے وہ ہمیشہ نوافل میں نماز شب اور زیارت جامعہ و زیارت عاشورہ کی پابندی کرتے تھے حجۃ الاسلام استاد فاطمی نیا نے کریمہ اہلبیت حضرت معصومہؑ قم کے حرم مطہر میں رحلت امام خمینیؒ کی مناسبت سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: امام خمینیؒ کی کامیابی اور انکے مقام و مرتبہ اور عظمت و فضل کا راز ان کا عرفان عملی ہے وہ کبھی زیارت جامعہ اور نماز شب ترک نہیں کرتے تھے نجف اشرف میں 15 سال کے دوران قیام امام خمینیؒ نے ایک مرتبہ بھی حضرت علی علیہ السلام کی ضریح کے نزدیک نماز شب ترک نہیں کی جب انکا بیٹا شہید کیا گیا تو آپ نے بس اتنا ہی کہا کہ "یہ خدا کے الطاف خفیہ میں سے ہے" اپنے بیٹے کے غم کو غم نہیں سمجھا لیکن جب امام حسین علیہ السلام کا ذکر آتا تو آپ اتنا شدید گریہ کرتے کہ آپ کے شانے ہلنے لگتے۔ حرم معصومہ سلام اللہ علیہا کے جوار میں مدفون علماء اور مراجع کے حالات زندگی " ستارگان حرم " نامی کتاب میں درج ہیں وہاں آپ کو علماء کے حالات میں کئی مثالیں ملیں گی جس میں علماء نے زیارت جامعہ کی اہمیت بیان کی اور اسکی قرائت کی تاکید کی اور خود بھی اس کے پابند تھے اس مضمون میں گنجائش نہیں کہ انہیں ذکر کیا جائے۔

شروح زیارت جامعہ کبیرہ

یوں تو ائمہ علیہم السلام کی شان اور فضائل و مناقب میں بے شمار احادیث و روایات وارد ہوئی ہیں جو اصول کافی اور دیگر مجامع حدیثی میں موجود ہیں لیکن زیارت جامعہ میں وہ سارے فضائل جو احادیث و روایات میں بطور تفصیل آئے ہیں ان میں سے اکثر فضائل کا ذکر اجمالی طور پر زیارت

جامعہ میں ایسے جمع کر دیا گیا جیسے کوزے میں سمندر سماجائے ہر زائر کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایام زیارت میں بہترین زیارت کی قرائت کرتے ہوئے اپنے محبوب کی توصیف و تمجید کرے۔اور ان کا دل چاہتا ہے کہ ان زیارت ناموں کے عالی مضامین کو درک کرتے ہوئے ائمہ کے مقامات سے آشنا ہو اور ان مضامین سے اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے میں مدد لیں لیکن زیارتوں کے مضامین بہت دقیق و عمیق ہیں جو ہر کس و ناکس کی سمجھ سے باہر ہیں اسی لئے علماء نے مضامین کی بلندی کے پیش نظر ان زیاتناموں کی شرح لکھی بالخصوص زیارت جامعہ کی متعدد شرحیں لکھی گئیں جس کی ایک مختصر فہرست یہاں پیش کی جاتی ہے یہ تمام شرحیں زیادہ تر فارسی اور عربی زبان میں ہیں اے کاش ایسی شرحیں اردو زبان میں بھی ہوتیں یا انہی شروحات کا اردو میں ترجمہ کر دیا جاتا:

1۔اسرار الزیارۃ و برہان الانابہ (فارسی) مولف آقا نجفی اصفہانی/ شیخ محمد تقی مطبوع

2۔الالھامات الرضویہ فی شرح زیارۃ الجامعہ الکبیرۃ (فارسی) سید محمد بن سید محمود لواسانی طہرانی

3۔انیس الطلاب آقا جعفر بن محمد علی بن وحید بہبہانی اس کتاب کا ایک حصہ زیارت جامعہ کی شرح سے متعلق ہے

4۔حقائق الاسرار آقا نجفی مذکور

5۔شرح الزیارہ الجامعہ الکبیرۃ ملا تقی مجلسی پدر علامہ مجلسی

6۔شرح الزیارہ الجامعہ الکبیرۃ شیخ احمد احسائی

7۔شرح الزیارہ الجامعہ الکبیرۃ علامہ میرزا علی نقی بن حسین معروف بہ حاج آقا ابن سید مجاھد

8۔شرح الزیارہ الجامعہ الکبیرۃ شیخ میرزا محمد علی ابن مولی محمد نصیر چھاردھی رشتہ نجفی

9۔شرح الزیارہ الجامعہ الکبیرۃ سید بھاء الدین محمد بن محمد باقر حسینی نائینی مختاری

10۔شرح الزیارہ الجامعہ الکبیرۃ بنام اعلام اللامعہ سید محمد بن عبد الکریم طباطبائی (جد بحر العلوم)

11۔شمس الطالعہ فی شرح زیارۃ الجامعہ سید عبد اللہ ابن ابولقاسم موسوی بلادی

12۔شمس الطالعہ فی شرح زیارۃ الجامعہ میرز محمد ابن ابولقاسم ناصر حکمت طبیب زادہ اصفہانی معاصر

13۔الشموس الطالعہ فے شرح الزیارۃ الجامعۃ الکبیرۃ سید جلیل سید حسین ھمدانی درود آبادی

14۔الشرس الطالعہ فی شرح الزیارات الجامعہ آقاریحان اللہ دارابی بروجردی

15۔اللامعہ فی شرح الزیارۃالجامعہ سید عبداللہ شبر

16۔شرح زیارت جامعۃ کبیرہ، اثر محمد ہادی شیخ الاسلامی

17۔در حریم ولایت آیۃاللہ اقا نجفی قوچانی

18۔زیارت جامعہ استاد فاطمی نیا

19۔ حبل المتین ایۃاللہ سید محمد ضیاء آبادی

20۔اس زیارت کی بہترین شرح تالیف فیلسوف و عارف آیۃاللہ شیخ عبداللہ جوادی آملی تحت عنوان "ادب فنای مقربان" ہے

زیارت جامعہ کبیرہ اور جوشن کبیر

آیۃاللہ جوادی آملی فرماتے ہیں: زیارت جامعہ کبیرہ، دعائے جوشن کبیر کے ہم پلہ ہے جو وزن و مقام اس دعا کا ہے وہی وزن زیارت جامعہ کا ہے جس طرح دعائے جوشن کبیر میں اللہ کے اسماء و صفات کے ہزار جلوے ہیں تاکہ بندہ اللہ کے کمالات کا ہزار آنکھوں سے مشاہدہ کرسکے اور اسکی معرفت میں اضافہ ہو بالکل اسی طرح زیارت جامعہ میں ائمہ علیہم السلام کے مختلف جلوے پیش کئے گئے تاکہ زائر مختلف دریچوں سے ائمہ کی عظمت کا مشاہدہ کرسکے پھر ان کو اپنا آئیڈیل بنا کر انکی تاسی کرسکے بعبارت دیگر دعائے جوشن کبیر ایسا وسیع دستر خوان ہے جس پر ہزار قسم کی توحیدی غذائیں چنی ہوئیں ہیں زیارت جامعہ بھی امام شناسی کی مختلف غذائوں سے چنا ہوا دستر خوان ہے جس سے زائر کی مھمان نوازی کی گئی ہے

مفاہیم زیارت جامعہ اور اسکی مختصر تشریح

زیارت جامعہ کا شمار طولانی ترین زیارتوں میں ہوتا ہے شارحین نے زیارت جامعہ کو مطالب کے اعتبار سے کئی حصوں میں تقسیم فرمایا ہے جس میں زیارت کا ایک چوتھائی حصہ امام شناسی سے تعلق

رکھتا ہے جہاں مقام امامت کو مختلف پہلوؤں سے پہچنوایا گیا ہے اس میں کہیں ائمہ معصومینؑ کے اخلاق وخصائل کا ذکر ہے تو کہیں انکی عملی سیرت اور راہ ہدایت میں پیش آنے والی مصیبت و مشکلات کا ذکر اور کہیں پر جہان آفرینش میں انکے مقام و مرتبہ کو بتایا گیا ہے کہ اہلبیت کائنات کی خلقت کا سبب اور مقصد ہیں اور بعض مقامات پر انکی تکوینی و تشریعی ولایت کا تذکرہ ہے کہ وہی ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو قرآن اور شریعت محمدی کی تعلیم دی اور علوم اسلامی کو پھیلایا اور کہیں ان کی روش تبلیغ پر روشنی ڈالی گئی خلاصہ یہ کہ زیارت جامعہ میں ائمہ کے اتنے زیادہ فضائل و مناقب ہیں کہ کس کس کا ذکر کیا جائے۔امام شناسی کے علاوہ زیارت جامعہ میں اللہ کی وحدانیت رسول کی رسالت اور ائمہ معصومین کی ولایت کا اقرار ہے اس زیارت کے ایک حصہ میں ائمہ معصومین کے ساتھ امت کے سلوک اور اس کے نتائج کا بیان ہے اور اس زیارت کا ایک اہم پہلو شیعہ زائر کی خصوصیات کے بیان سے متعلق ہے اس کے علاوہ اس زیارت میں دو قرآنی دعاؤں کی جانب اشارہ ہے اور اسی کے ساتھ زائر کی زبانی دعا کا ایک سلسلہ ہے جس میں زائر امام اور حقوق امام کی شناخت کی توفیق اللہ سے طلب کرتا ہے اور دین اسلام پر ثابت قدم رہنے کی دعا مانگتا ہے یہاں ہم اس زیارت کے چند اقتباسات ترجمے اور توضیحی مقدمات کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔۔

زیارت ترویج مذہب اور زائر کی ہدایت وتربیت میں بے حد مؤثر ہے چاہے وہ عقائد وافکار ہوں یا زائر کی انفرادی اور اجتماعی زندگی ہو مختصر یہ کہ زیارت انسان اور انسانی سماج کی ہدایت اور تربیت میں موثر کردار ادا کرتی ہے عقائد کسی بھی مکتب کی بنیاد ہوتے ہیں اگر عقائد درست اور کامل ہوں تو وہ انسان کی زندگی کو معنی دار بنا سکتے ہیں، اسے جہت دے سکتے ہیں، اس کے اندر جینے کی امید اور آرزو جگا سکتے ہیں اور اسے کمال اور ترقی کی جانب تحریک دلا سکتے ہیں۔

1: ولایت اور توحید کا باہمی ربط

اسلام اور خاص طور سے مکتب تشیع جو اسلام حقیقی کی مکمل تصویر ہے اس مکتب میں ولایت وامامت کو

خاص اہمیت حاصل ہے اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ اگر کوئی اپنے وقت کے امام کی معرفت کے بغیر اس دنیا سے چلا جائے تو گویا وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔ اسلام کی بنیاد ہی ولایت پر رکھی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکات، روزہ، حج اور ولایت۔ ان میں جتنی اہمیت ولایت کو دی گئی کسی اور رکن کو نہیں دی گئی اس لئے کہ ولایت اسلام کی حفاظت اور صراط مستقیم پر لوگوں کی ہدایت کی ضامن ہے اور انہیں منزل سعادت سے ہمکنار کرتی ہے جو فرقے امامت وولایت سے منحرف ہوگئے دیکھئے وہ جدید مسائل کے حل میں کتنے عاجز ہیں اور شخصی آراء میں کس حدتک گرفتار ،ولایت کے بغیر توحید بھی نامکمل ہے اس لئے کہ ظالموں اور طاغوتوں کی ولایت میں توحید کی حاکمیت بے معنی ہے چنانچہ حدیث سلسلۃ الذہب میں امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ "لاالہ الااللہ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگیا" کچھ دور جانے کے بعد امامؑ نے پھر فرمایا: وہ ایمان توحید جو انسان کو عذاب خداوندی سے محفوظ رکھتا ہے اس کی چند شرطیں ہیں اور ان جملہ شرائط میں سے ایک شرط ائمہ علیہم السلام کی ولایت وامامت کا اقرار اور اس کا عقیدہ بھی ہے۔

ائمہ کی زیارت سے امامت وولایت کے اس بنیادی عقیدے کو تقویت ملتی ہے زائر، زیارت میں بارہ اماموں کی ولایت کو یاد کرتا اور ان کے ساتھ عہد ولایت باندھتا ہے ہمارے اکثر زیارتناموں کا محور یہی مباحث ہیں جس میں زائر اپنے امام کو مختلف صفات سے یاد کرتا ہے انہیں اپنا پیشوا اور اپنا نمونہ عمل مانتا ہے اور ان سے اطاعت و پیروی اور ان کے دشمنوں سے دشمنی کا عہد کرتا ہے۔ زائر یہ آرزو کرتا ہے اے کاش! میں آپ کے ساتھ ہوتا اور آپ کے رکاب میں حرکت کرتا۔۔۔ ابھی بھی میں منتظر ہوں کہ آپ کی حکومت حقہ قائم ہو تاکہ میں آپ کی مدد اور نصرت کیلئے آگے بڑھوں اور اسلام کے نفاذ میں آپ کا ساتھ دوں۔ چنانچہ زیارت جامعہ میں بھی زائر توحید و نبوت اور ولایت کی شہادت دیتا ہے اور مختلف پہلوؤں سے امام کی توصیف و تمجید کرتا ہے جہاں یہ زیارت اپنے امامؑ کی خدمت میں اپنی محبت کا اظہار ہے وہیں امام ہادیؑ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ

امامؑ کی حقیقی شناخت کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ زیارت کے اختتام پر زائر امامؑ کی عظمت کے آگے تسلیم ہو کر پھر ایک بار اپنے امامؑ سے عہد ولایت باندھتا ہے :

گواہی توحید

اَشْهَدُ اَنْ لاإِلٰهَ إِلا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ كَمَا شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ وَشَهِدَتْ لَهُ مَلائِكَتُهُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ لاإِلٰهَ إِلا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ " "

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، جس طرح خود اپنی ذات پر گواہی دی ہے اس کی مخلوقات سے فرشتوں اور صاحبان علم نے گواہی دی ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ عزت و حکمت والا ہے۔

گواہی رسالت

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ وَرَسُولُهُ الْمُرْتَضَى اَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بر گزیدہ بندے اور منتخب رسول ہیں۔ان کو ہدایت اور دین کے ساتھ مبعوث فرمایا، تاکہ انہیں تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گرچہ مشرکوں کو پسند نہ آئے۔

گواہی امامت

وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ الْمَعْصُومُونَ الْمُكَرَّمُونَ الْمُقَرَّبُونَ الْمُتَّقُونَ الصَّادِقُونَ الْمُصْطَفَوْنَ الْمُطِيعُونَ لِلّٰهِ الْقَوَّامُونَ بِاَمْرِهِ الْعَامِلُونَ بِاِرَادَتِهِ الْفَائِزُونَ بِكَرَامَتِهِ اصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهِ---

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ پیشوا اور رہنما، ہدایت یافتہ، معصوم، کریم، مقربان بارگاہ، پرہیزگار، راست باز،،بر گزیدہ، احکام خدا کے ثابت قدم فرمانبردار، اس کے اشارے پر چلنے والے،،بزرگیوں

کے حامل، اس نے آپ کو اپنے علم غیب کے کیلئے منتخب کیا۔

2 : اولیائے خدا کی ولایت اللہ کی ولایت ہے

مَنۡ وَالاکُمۡ فَقَدۡ وَالَی اللّٰہَ وَمَنۡ عَادَاکُمۡ فَقَدۡ عَادَی اللّٰہَ وَمَنۡ اَحَبَّکُمۡ فَقَدۡ اَحَبَّ اللّٰہَ [وَمَنۡ اَبۡغَضَکُمۡ فَقَدۡ اَبۡغَضَ اللّٰہَ] وَ مَنِ اعۡتَصَمَ بِکُمۡ فَقَدِ اعۡتَصَمَ بِاللّٰہِ

جس نے آپ کو دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا، جس نے آپ کو دشمن بنایا اس نے اللہ کو اپنا دشمن بنایا۔ جو آپ کو دوست رکھے وہ خدا کو دوست رکھتا ہے، جو آپ سے بغض و کینہ رکھے وہ خدا سے بغض و کینہ رکھتا ہے۔ اور جس نے آپ سے تمسک اختیار کیا اس نے خدا سے تمسک اختیار کیا۔

3 : عقیدہ معاد، برزخ اور قیامت

تمام الٰہی ادیان کے اصولی مسائل میں ایک مسئلہ معاد اور عالم آخرت ہے اس عقیدہ کا انسان کی زندگی پر گہرا نقش ہے۔ موت کے بعد عالم آخرت کا عقیدہ انسان کو بے ہدف و بے مقصد زندگی اور لا ابالی پن سے نکال کر اس کی دنیاوی زندگی کو ہدف دار بناتا ہے اگر انسان کی زندگی میں آخرت کا عقیدہ نہ ہو اور موت کے بعد حساب و کتاب اور جنت و جہنم کا یقین نہ ہو تو ایسے انسان کی زندگی حیوان سے پست اور بے نتیجہ ہو گی۔ یہی عقیدہ ہے جو انسان کی زندگی کو معنی بخشتا ہے اور اسے صحیح سمت دکھاتا ہے تاکہ وہ صرف دنیا کی چند روزہ مادی زندگی کیلئے اپنی ساری قوتیں صرف نہ کرے بلکہ اپنے آپ کو عالم آخرت کیلئے تیار کرے تاکہ موت کے بعد جو ابدی زندگی نصیب ہونے والی ہے وہ کمال کے انتہائی عروج پر ہو۔

دوسری طرف یہ اعتقاد حیوانی شہوتوں کو قابو میں کرنے اور انسان کی سرکشی کو روکنے میں خاص کردار ادا کرتا ہے چونکہ جب وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اسے دوسری دنیا میں اللہ کی عدالت کا سامنا کرنا اور اپنے اچھے برے اعمال کا نتیجہ دیکھنا ہے تو ایسی صورت میں اس کی کوشش یہی ہو گی کہ برائی کی جانب قدم بڑھانے سے پیچھے ہٹے گا یا اب تک جو خطائیں اس سے سرزد ہوئیں اس سے پشیمان ہو کر توبہ

کرے گا۔

ہر زائر یہی عقیدہ ہمیشہ رکھتا ہے جو عقیدہ معادنہ رکھے وہ زائر ہی نہیں ہو سکتا، نہ اپنے امام سے شفاعت کی درخواست کر سکتا ہے بلکہ جو زائر اس عقیدہ کے ساتھ زیارت کیلئے آتا ہے ائمہ کے مزار پر اس کے اس عقیدہ کو اور تقویت ملتی ہے اور جتنا یہ عقیدہ راسخ ہو گا اتنا ہی اس کا تربیتی اثر گہرا ہو گا۔ اسی سے اندازہ ہو جاتا ہے زیارت انسان کے ضمیر کو بیدار کرنے اور اسے سفر آخرت کیلئے آمادہ کرنے میں کس حد تک مؤثر ہے۔

4۔ائمہ کے فضائل و مناقب

زائر اپنے معتقدات کو امامؑ کے سامنے پیش کرنے کے ساتھ امام کے فضائل و مناقب کو دہراتا ہے تاکہ معرفت امام میں اضافہ ہو اور ائمہ کے امت پر احسان کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:

الف۔اَلسَّلامُ عَلَیکُم یا اَہلَ بَیتِ النُّبُوَّۃِ وَمَوضِعَ الرِّسالَۃِ وَمُختَلَفَ المَلائِکَۃِ وَمَہبِطَ الوَحیِ وَمَعدِنَ الرَّحمَۃِ وَخُزّانَ ۔۔۔وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہُ

سلام ہو تم پر اے خاندان نبوت، مرکز رسالت، فرشتوں کی آماجگاہ، وحی کی منزل، معدن رحمت، علم خدا کے خزانہ دار، حلم و بردباری کے نقطہ آخر، شرافتوں کی اصل، امت کے پیشوا، نعمتوں کے مالک، اچھائیوں کی اساس، خوبیوں کے ستون، بندگان خدا کے سرپرست، شہروں کی پناہ گاہ، ایمان کے دروازے، خدا کے امانتدار، خلاصہ پیغمبران، انتخاب رسولان، کائنات کے برگزیدہ پیغمبر کی ذریت ۔خدا کی نعمتیں اور برکتیں ہوں آپ پر۔

ب۔اَنتُمُ الصِّراطُ الاَقوَمُ [اَلسَّبیلُ الاَعظَمُ] وَشُہَداءُ دارِ الفَناءِ۔۔۔

آپ ہیں اللہ کا سیدھا راستہ، دنیائے فانی میں گواہ اور جہان آخرت میں شفاعت کرنے والے، پیہم اور مسلسل رحمت، اللہ کی وہ نفیس نشانی جس کی حفاظت کی جاتی ہے محفوظ امانت اور وہ دروازہ جہاں لوگوں کی آزمائش ہوتی ہے۔

ج۔ فَبَلَغَ اللّٰہُ بِکُم اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُکَرَّمِینَ و۔۔۔۔

خداوند عالم نے شرفاء کی بہترین جگہوں، مقربان بارگاہ کے اعلی درجات اور رسولوں کی بلند منزلوں تک آپ کو پہنچوایا جہاں پہونچنے والے اس پر سبقت نہیں حاصل کر سکتے اور لالچی اس کی طمع نہیں کر سکتے۔

د۔ لااُحْصِی ثَنَاءَ کُمْ وَلااَبْلُغُ مِنَ الْمَدحِ کُنْہَکُمْ وَ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اے ہمارے آقا! میں آپ کی ثنا کو شمار نہیں کر سکتا، آپ کی مدح کی حقیقت تک نہیں پہونچ سکتا۔ آپ کے صفات کا اندازہ نہیں کر سکتا، آپ اچھوں کے نور، نیکوکاروں کے رہنما اور خداوند جبار کی حجت ہیں۔ خدا نے آپ ہی سے ابتدا کی ہے اور آپ ہی پر اختتام کرے گا۔ آپ ہی کی بنا پر بارش ہوتی ہے۔ آپ ہی کے سبب آسمان زمین پر پھٹ نہیں پڑ رہا مگر اس کی اجازت سے، آپ ہی کے ذریعہ غم کو بر طرف کرتا اور سختیوں کو دور کرتا ہے۔ وہ تمام چیزیں جو پیغمبران الہی اور فرشتے لائے ہیں وہ سب آپ کے پاس ہیں ۔

ہ: "ذِکْرُکُمْ فِی الذّٰاکِرِینَ وَاَسْمَاؤُکُمْ فِی الْاَسْمَاءِ وَاَجْسَادُکُمْ فِی الْاَجْسَادِ وَاَرْوَاحُکُمْ فِی الْاَرْوَاحِ وَ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

جب یاد کرنے والوں کی زبان پر آپ کا تذکرہ ہو، تمام ناموں میں آپ کے نام پر فدا، تمام جسموں میں آپ کے اجسام پر فدا، تمام روحوں میں آپ کی ارواح پر اور تمام نفسوں میں آپ کے نفوس پر فدا، تمام آثار پر اور تمام قبروں میں آپ کی قبروں پر فدا۔ ارے کتنی مٹھاس ہے آپ کے نام میں، کتنے محترم ہیں آپ کے نفوس، کتنی عظیم ہے آپ کی شان، کتنی بلند ہے آپ کی منزل، کتنا باوفا ہے آپ کا عہد و پیمان اور کتنا سچا ہے آپ کا وعدہ آپ کا کلام نور، آپ فرمان ہدایت، آپ کی نصیحت تقوی، آپ کا کام کار خیر، آپ کی روش نیکی، آپ کی خصلت کرم۔ آپ کی شان حق، صدق واحسان، آپ کی گفتار مستحکم، آپ کی رائے علم وبردباری وعقل مندی۔ اگر نیکیوں کا تذکرہ ہو تو آپ ہیں اس کی ابتدا، اس کی اصل، اس کی

شاخ، اس کی معدن، اس کا مرکز اور اس کی انتہا۔

و: وَبِکُمۡ اَخۡرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ وَفَرَّجَ عَنَّا غَمَرَاتِ الْکُرُوبِ وَاَنۡقَذَنَا مِنۡ شَفَا جُرُفِ الْهَلَکَاتِ وَمِنَ النَّارِ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔""

آپ کے سبب خدا نے ہم کو ذلت و خواری سے بچایا، سختیوں سے نجات دلائی، قعرِ مذلت میں ہلاک ہونے اور آتش جہنم میں جلنے سے ہمیں محفوظ رکھا۔

ز: "بِمُوَالاتِکُمۡ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعَالِمَ دِيۡنِنَا وَاَصۡلَحَ مَا کَانَ فَسَدَ مِنۡ دُنۡيَانَا وَ۔۔۔ الشَّفَاعَةُ الْمَقۡبُوۡلَةُ"

خداوند عالم نے آپ کی ولایت اور دوستی کی بناپر، ہمیں دین تعلیم دیا، ہمارے دنیاکے فاسد شدہ امور کی اصلاح کی۔ اور آپ کی ولایت و محبت کے سبب کلمہ ایمان مکمل ہوااور نعمت عظیم ہوئی۔ جدائی محبت و الفت تبدیل ہوئی۔ آپ کی ولایت اور محبت کی بناپر واجب عبادتیں قبول ہوتی ہیں۔ اوج منزلت، خداوند عالم کے نزدیک آپ کی منزلت معین، آپ کی عزت بے پناہ، آپ کی شان عظیم اور آپ کی شفاعت مورد قبول ہے۔

5: زیارت جامعہ اور مسئلہ تولی و تبری

وَهَلَکَ مَنۡ عَادَاکُمۡ وَخَابَ مَنۡ جَحَدَکُمۡ وَضَلَّ مَنۡ فَارَقَکُمۡ وَ۔۔۔ مَنۡ رَدَّ عَلَيۡکُمۡ فِي اَسۡفَلِ دَرۡکٍ مِنَ الْجَحِيۡمِ۔

اور وہ ہلاک ہو گیا جس نے آپ سے دشمنی برتی۔ جس نے آپ کا انکار کیا وہ ناامید ہو گیا۔ جو آپ سے جدا ہوا وہ گمراہ ہو گیا، جس نے آپ سے تمسک اختیار کیا وہ کامیاب ہو گیا۔ جس نے آپ کے دامن میں پناہ لی وہ محفوظ ہو گیا، جس نے آپ کی تصدیق کی وہ سلامت رہا۔ اس نے ہدایت پائی جس نے آپ کا دامن پکڑا جس نے آپ کی پیروی کی جنت اس کا گھر ہوئی، جس نے آپ کی مخالفت کی وہ جہنم میں گیا۔ جو آپ کا انکار کرے وہ کافر اور جو آپ سے جنگ کرے وہ مشرک ہے، جو آپ کی باتوں کو ٹھکرائے اس کا ٹھکانہ جہنم کے پست ترین طبقے میں ہے۔

د : اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاُشْهِدُ كُمْ اِنِّي مُؤْمِنٌ بِكُمْ وَبِمَا آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَ۔۔۔ مُبْطِلٌ لِمَا اَبْطَلْتُمْ۔

خدا کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ آپ پر ایمان لایا ہوں اور ان تمام چیزوں پر جن پر آپ ایمان لائے ہیں، آپ کے دشمنوں سے بیزار ہوں اور ان تمام چیزوں کا انکار کرتا ہوں جن کا انکار کرتے ہیں۔ آپ کی عظمت کا معترف ہوں اور آپ کے دشمنوں کی گمراہی کا قائل ہوں، آپ کو دوست رکھتا ہوں اور آپ کے دوستوں کو بھی۔ آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور ان سے متنفر ہوں، جس سے آپ کی صلح ہے اسی سے میری بھی صلح ہے۔ جو آپ سے جنگ کرے اس سے جنگ کرنے پر آمادہ ہوں۔ جس چیز کی آپ تصدیق کریں اس کی میں بھی تصدیق کرتا ہوں جسے آپ باطل قرار دیں اسے باطل جانتا ہوں۔

6: توسل اور شفاعت

زیارت کا ایک پہلو توسل اور شفاعت ہے جسے مکتب تشیع میں بڑی خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے گنہگار انسان کو کبھی بھی اللہ کی رحمت سے مایوس اور ناامید نہیں ہونا چاہئے جو چیز انسان کو اللہ کی رحمت سے امیدوار کرتی ہے وہ مسئلہ شفاعت ہے مقربان الٰہی اللہ ہی کے اذن سے اسکی بارگاہ میں گنہگاروں کی شفاعت اور سفارش کرتے ہیں زائر جب ائمہ علیہم السلام کی زیارت کیلئے جاتا ہے تو ان مقربان درگاہ الٰہی سے شفاعت کی درخواست کرتا ہے کہ اے اللہ کے برگزیدہ اور مقرب بندے اللہ کی بارگاہ میں میری شفاعت کریا پھر وہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ خدایا روز محشر شافعین کی شفاعت میرے شامل حال ہو کہ دونوں دعاؤں کا نتیجہ ایک ہے۔

توسل بھی معنای شفاعت سے قریب ہے توسل یعنی اللہ کی رحمت اور استجابت دعا کیلئے کسی کو وسیلہ قرار دینا اور اس وسیلہ سے اللہ کے نزدیک ہونا قرآن نے خود تعلیم دی ہے کہ ابتغوا الیہ الوسیلۃ شفاعت و توسل یہ دو مفہوم زیارتناموں میں بہت زیادہ دکھائی دیتے ہیں اور زائرین شفاعت اور توسل کے ذریعہ اللہ سے نزدیک ہوتے ہیں اور اس طرح انہیں اپنی اصلاح کا موقع مل جاتا ہے۔ ہیں کتنے گنہگار صرف ائمہ اور اولیائے خدا کی مزار کو دیکھتے ہی اپنے آپ میں تبدیلی محسوس کرتے ہیں

اور ائمہ کی شفاعت و توسل کی برکت سے عذاب الٰہی سے نجات پاتے ہیں۔زیارت جامعہ میں کئی مقامات پر توسل اور طلب شفاعت کا ذکر ہے جہاں زائر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اور ندامت کے ساتھ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور امام سے توسل کرکے طلب حاجات کرتا ہے اور برزخ اور روز محشر میں شفاعت کی درخواست کرتا ہے:

يَا وَلِيَّ اللَّهِ إِنَّ بَيْنِي وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوباً لا يَأْتِي عَلَيْهَا إِلا ۔۔۔ وَ كُنْتُمْ شُفَعَائِي فَإِنِّي لَكُمْ مُطِيعٌ ۔۔۔

اے ولی خدا یقینا میرے اور خدا کے درمیان ایسے گناہ ہیں جن کی بخشش آپ کی خوشنودی کے بغیر نا ممکن ہے۔آپ کو اس کے حق کی قسم جس نے زمین پر آپ کو اپنا راز داں بنایا، مخلوقات کے امور کی حفاظت آپ کے سپرد کی، آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ میرے گناہوں کو بخشئے، میری شفاعت فرمایئے کہ میں آپ کا فرمانبردار ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ أَقْرَبَ إِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيَارِ الْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ

خدایا! اگر میں محمد ﷺ اور ان کی آل پاک (علیہم السلام) سے زیادہ کسی اور کو تجھ سے نزدیک اور ان سے زیادہ شفاعت کرنے والا پاتا تو ان کو تیری بارگاہ میں پیش کرتا اور شفیع قرار دیتا۔ پس ان کے حق کی قسم جس کو تو نے اپنے لازم کیا ہے۔

7: اطاعت امامؑ

امامؑ اپنی تمام عظمت کے ساتھ امت اسلامی کیلئے چراغ ہدایت اور نمونہ عمل ہیں اس لئے ہر کسی کو چاہئے اپنی توانائی اور طاقت کے مطابق اپنے آپ میں امامؑ کی صفات پیدا کرے اور اپنے آپ کو "امام صفت" بنائے۔ عقیدہ امامت کا یہ پہلو بہت ہی اہم ہے اور زیارتناموں میں یہ عنصر بہت واضح طور پر دکھائی دیتا ہے کہ زائر زیارت کی برکت سے یہ ارادہ اور کوشش کرتا ہے کہ خود کو اپنے امام کا مطیع اور ان کا ہمرنگ اور ہمسو بنائے۔ مختلف زیارتناموں میں یہ تعمیری پہلو موجود ہے جیسا کہ ہم زیارت عاشورا میں پڑھتے ہیں:

"اللھم اجعل محیای محیا محمد وآل محمد ومماتی ممات محمد وآل محمد "

دیکھا آپ نے یہ کلام کتنا واضح اور زندگی ساز ہے اگر ہماری زیارتوں میں یہ پہلو زندہ ہو جائے ہمارے سماج میں ایک عظیم انقلاب آجائے گا یقینا یہی زیارتیں ہیں جو انسان کے نفس اور اسکی روح کو پاک و پاکیزہ بناتی ہیں اور انسان کو زیارت کے بے شمار ثوابوں کا حقدار بناتی ہیں زیارت جامعہ میں

زائر امام کی سیرت کو بیان کرتے ہوئے ان کو اپنا اسوہ اور آئیڈیل بناتا ہے اور ان الفاظ میں عہد باندھتا ہے:

مُطِیعٌ لَکُم عَارِفٌ بِحَقِّکُم مُقِرٌّ بِفَضلِکُم ۔۔۔ یُمَکِّنُکُم فِی اَرضِہِ

آپ کا فرمانبردار ہوں اور آپ کے حق کا معترف ہوں، آپ کی فضیلتوں کا اقرار کرتا ہوں۔ آپ کے علوم کا خوشہ چیں ہوں، آپ کی پناہ گاہ میں پناہ لئے ہوں، آپ کا معترف ہوں، آپ کی بازگشت کا قائل ہوں اور آپ کی رجعت کا معتقد ہوں، آپ کے فرمان کا منتظر ہوں، آپ کی حکومت کی تمنا لیے ہوئے ہوں، آپ کی باتوں کو غور سے سنتا ہوں اور آپ کے احکام کی اطاعت کرتا ہوں، آپ ہی سے پناہ کا طالب ہوں، آپ کی زیارت کرنے والا ہوں، آپ کے مزاروں سے متمسک ہوں۔ خداوند عزوجل کی بارگاہ میں آپ کو شفیع قرار دیتا ہوں اور آپ کے ذریعے اس کا تقرب حاصل کرتا ہوں۔ اپنی ضرورتوں، آرزوؤں، مرادوں اور تمام امور میں آپ کو مقدم کرتا ہوں۔ ظاہر و باطن، حضور و غیاب، اول و آخر سب حالتوں میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں۔ تمام امور آپ کو واگذار کر دیتا ہوں۔ آپ کے سامنے تسلیم ہوں اور آپ کی نصرت کے لیے آمادہ ہوں، یہاں تک کہ خدا اپنے دین کو آپ کے ذریعہ حیات نو عطا کرے، اور اپنی حکومت کے دوران آپ کو اس دنیا میں واپس لائے۔ اپنے عدل کے لیے آپ کو ظاہر کرے اور اپنی زمین پر آپ کو قدرت وطاقت عطا فرمائے۔

8: توبہ اور استغفار

جب زائر کسی امام کی زیارت کیلئے جاتا ہے تو آداب زیارت میں سے ایک ادب یہ ہے کہ وہ اپنے گزشتہ گناہوں سے توبہ کرے زیارت ناموں میں بھی اس کا ذکر موجود ہے اور زیارت کا ماحول اور

اسکی روحانی فضاانسان کو توبہ اور اللہ کی جانب لوٹنے کیلئے ابھارتی ہے اگر یہ پشیمانی اور یہ توبہ و استغفار سچے دل سے ہو تو یقینا زائر گناہوں سے پاک ہوگا اور معنوی مدارج کو طے کرنا اس کیلئے آسان ہو جائے گا۔

9: گریہ

گریہ اور اشک شوق کے اسباب اور اسکے فوائد کا بیان اس قلم کی طاقت سے باہر ہے لیکن اتنا جان لیجئے کہ ائمہ معصومین نے دفاع اسلام میں جن مصائب و مشکلات کا سامنا کیا یہ زیارت ان کی یاد کو تازہ کرتی ہے اور جب عشق اہل بیتؑ سے سرشار زائر اہلبیت پر ٹوٹنے والے مصائب کا تصور کرتا ہے تو بے ساختہ اس کی آنکھ سے آنسو ٹپکنے لگتے ہیں اور یہ آنسو اس کو اہل بیتؑ سے اور زیادہ نزدیک تر اور اسکی محبت، ولایت اور ایمان کو استوار تر کرتے ہیں یہ گریہ وزاری اور یہ اشک عزا اس اس کو امامؑ کی راہ و روش پر گامزن کر دیتے ہیں استاد شہید مطہریؒ کے بقول: " شہید پر بہائے گئے آنسو گریہ کرنے والے کو اس انقلاب اور اس تحریک کا شریک بنادیتے ہیں " ہمارے ائمہ سے بڑھ کر بھلا کون شہید ہوگا جو دشمنی اور کینہ کی تلوار سے یا شربت شہادت سے شہید کردئے گئے ائمہ کے غم میں بہنے والے آنسو کبھی محبت اور الفت کا نتیجہ ہوتے ہیں تو کبھی دلسوزی کا نتیجہ ہوتے ہیں اور کبھی یہ اشک محبوب سے شوق وصال میں بہتے ہیں اور کبھی ہماری گریہ وزاری اپنے گناہوں سے پشیمانی کے سبب ہوتی ہے یہی وہ مرحلہ ہے جہاں گنہگار انسان اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور یہ قسم کھاتا ہے اب کبھی گناہ کی طرف قدم نہیں بڑھائے گا۔ بہر حال یہ گریہ انسان کو انسان بناتا ہے خاص طور سے امام حسینؑ کے غم میں بہائے جانے والے آنسو کی جزا جنت ہے اور زیارتناموں کی کم و پیش اس نکتہ کی جانب بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

زیارت کا اثر جہاں عقائد و افکار پر پڑتا ہے لازمی طور پر اسکا اثر انسان کی زندگی کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بھی پڑتا ہے۔

10: ذکر الٰہی اور اور طلب حاجات

اللہ کا ذکر اور اسکی یاد انسان کو گناہوں سے بچاتی ہے اور اسکی ہدایت و تربیت کرتی ہے اسی لئے قرآن میں مومنین کو دعوت دی گئی

امام علیؑ دنیا کی محبت کو تمام برائیوں کی جڑ اور اللہ کی یاد کو تمام نیکیوں کی اصل مانتے ہیں پس انسان کی توجہ جتنی خدا کی جانب ہوگی اتنا ہی وہ نیکیوں سے نزدیک اور برائیوں سے دور ہوگا اور جو اللہ کو حاضر و ناظر جانے گا وہ گناہوں کی جانب قدم بڑھانے اور واجبات میں کوتاہی سے شرم محسوس کرے گا ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کی یاد مومن کے دل میں تقوی، توکل، زہد اور شکر گزاری کا جذبہ جگاتی ہے۔ دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ ائمہ کی یاد بھی خدا ہی کی یاد ہے وہ اس طرح کہ ائمہ معصومین کی یاد اور ان کی سیرت کا تذکرہ اللہ کی یاد میں اضافہ کا باعث بنتا ہے اور ائمہ معصومین کی زیارت انسان کو غفلت سے نکال کر خدا سے نزدیک کرتی ہے خاص طور سے اس وقت کہ جب ہمارا عقیدہ یہ ہو کہ ہمارے ائمہ ہمارے افکار و اعمال سے واقف اور ہر پل ہمارے حالات پر ناظر ہیں اور جب ہم ان کی زیارت کیلئے جاتے ہیں تو ان کی توجہ ہماری جانب ہوتی ہے وہ ہمارے سلام کا جواب دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ زائر زیارت جامعہ میں پہلے اہلبیتؑ کے وسیلہ سے اللہ سے راہ حق پر ثبات قدم کی دعا مانگتا ہے اور پھر پروردگار سے مزید ہدایت طلب کرتا ہے:

فَثَبَّتَنِیَ اللّٰہُ اَبَداً مَا حَیِیتُ عَلٰی مُوَالاتِکُمْ وَ مَحَبَّتِکُمْ وَ دِینِکُمْ وَ۔۔۔ تَقَرُّ عَیْنُہُ غَداً بِرُؤْیَتِکُمْ۔۔۔۔۔۔۔۔

پس جب تک زندہ ہوں خداوند عالم مجھے آپ کی ولایت، آپ کے دین اور آپ کی محبت پر ثابت قدم رکھے، آپ کی اطاعت کی توفیق دے، آپ کی شفاعت نصیب فرمائے، مجھے آپ کے ان بہترین دوستوں میں قرار دے جو آپ کے تمام احکام کی پیروی کرتے ہیں، مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہیں، آپ کی ہدایت سے ہدایت یافتہ ہیں اور آپ کے گروہ میں محشور ہوں گے، آپ کی رجعت کے دوران دوبارہ زندہ ہوں گے اور آپ کی حکومت میں طاقتور ہوں گے، آپ کی آسائش کے دنوں میں محترم ہوں گے، آپ کے اقتدار کے زمانے میں قدرت و منزلت حاصل کریں گے، اور جن کی آنکھیں آپ کے دیدار سے ٹھنڈی ہوں گی۔۔۔۔۔۔۔

زیارت جامعہ میں موجود اس قرآنی دعا کے ساتھ یہ مضمون یہیں پر ختم کرتا ہوں:

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا

خدایا ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کرنا۔ اپنی رحمتیں ہمارے شامل حال فرما، بے شک تو بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے ہمارا پروردگار، بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔

حوالہ جات:

الزاء والواو والراء إصلٌ واحدٌ یدلُّ علی المیل والعدول. من ذلک الزور: الکذب؛ لأنّه مائلٌ عن طریقة الحقّ... یقال: إزورّ عن کذا: إی مال عنه (مقاییس اللغة، ج 3، ص 36 نقل از ادب فنای مقربان جلد 1- صفحہ 23

ومن الباب: الزائر لأنه إذا زارک فقد عدل عن غیرک

زاره یزوره زیارةً وزوراً: قصد فهو زائرٌ (المصباح المنیر، «زور»)

والزیارة فی العرف قصد المزور إکراماً له واستیناساً به (سابقہ حوالہ)

تکاثر/آیات 1-2

نھج البلاغہ خطبہ 34

۔کامل الزیارات، باب ۱۰۱

امثال و حکم، ج 1، ص 268

مفاتیح الجنان، ص 114 زیارت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) در روز شنبہ

مفاتیح الجنان

مفاتیح الجنان، زیارت حضرت زھرا سلام اللہ علیھا در روز یکشنبہ

من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، صص ۶۰۹-۶۰۸؛ عیون اخبار الرضا (ع)، ج ۲، صص ۲۷۱-۲۷۸۔

مفتاح الجنات، ج ۲، صص ۲۱۸-۲۱۰.

مفاتیح الجنان، ص ۹۱۷

۔ بحار الانوار، باب الزیارات الجامعہ۔

رَوَی مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع عَلِّمْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ قَوْلاً أَقُولُهُ بَلِيغاً كَامِلاً إِذَا زُرْتُ وَاحِداً مِنْكُمْ فَقَالَ إِذَا صِرْتَ إِلَى الْبَابِ فَقِفْ وَاشْهَدِ الشَّهَادَتَيْنِ وَأَنْتَ عَلَى غُسْلٍ فَإِذَا دَخَلْتَ وَرَأَيْتَ الْقَبْرَ فَقِفْ وَقُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ امْشِ قَلِيلاً وَعَلَيْكَ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَقَارِبْ بَيْنَ خُطَاكَ ثُمَّ قِفْ وَكَبِّرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ ادْنُ مِنَ الْقَبْرِ وَكَبِّرِ اللَّهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً تَمَامَ مِائَةِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ۔۔۔۔۔

مفاتیح الجنان، ترجمہ ناظم علی خیر آبادی، ص 999

من لایحضرہ الفقیہ، جلد ۲، ص 609 مطبوعہ الصدوق تہران (شیخ صدوق علیہ الرحمہ اس کتاب کی ابتداء میں لکھتے ہیں کہ اس کتاب میں وہی چیزیں لکھ رہا ہوں جس پر فتوی دیتا ہوں اور اپنے اور خدا کے درمیان حجت شرعی جانتا ہوں۔ جلد 1 ص ۳ طبع تہران۔

عیون اخبار الرضا جلد ۲ ص منشورات اعلمی تہران

تہذیب الاحکام، جلد ۲ ص 95 مطبوعہ تہران

بحار الانوار جلد 102 ص 144

روضۃ المتقین، جلد 5 ص 451

نجم الثاقب صفحہ 343- نقل از رہبران معصوم صفحہ 656 انتشارات در راہ حق

مجلّہ فرہنگ کوثر شمارہ 3 منبر حرم

زیارت، سید محمد حسینی، ص ۲۱۳۔ ۲۱۴، از منشورات دفتر فرہنگ اسلامی تہران

ادب فنای مقربان، جوادی آملی، جلد 1 ص 85 از منشورات اسراء

(بقرہ/152)